بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله و الصلوۃ والسلام علی رسو لاللہ علی آلہ و صحبہ و من و الاہ امابعد:

روزے کی تعریف: اللہ تعالی کی عبادت گذاری کے لئے طلوع فجر سے لے کر غروب شمس تک روزہ توڑنے والی اشیاء کو ترک کر دینا۔

ماہ رمضان کے روزے: اسلام کے بڑے ارکان کے ایک رکن ہیں اس لئے کہ نبی ﷺ کا فرمان ہے: (اسلام کی بنیاد پانچ اشیاء پر ہے؛ گواہی دینا کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود حقیقی نہیں ہے اور محمد اللہ کے رسول ہیں؛ اور نماز اداء کرنا' زکاۃ دینا؛ رمضان کے روزے رکھنا؛ اور بیت اللہ کا حج کرنا) روزہ کے حکم میں لوگوں کی اقسام: روزہ ہر اس مسلمان پر واجب ہے جو بالغ؛ عقلمند؛ قدرت والا، اور مقیم ہو۔ ۲/ کافر روزہ نہیں رکھے گا؛ اور نہ ہی مسلمان ہونے پر اسے روزہ کی قضاء دینا واجب ہوگی۔ ۳/ وہ بچہ جو بالغ نہیں ہوا اس پر روزہ واجب نہیں ہے لیکن اسے روزے کا حکم دیا جائے گا تا کہ اسے اسکی عادت پڑ جائے۔ ۴/ اچانک بیمار ہونے والا ایسا مریض جس کے صحت مند ہونے کا انتظار ہوا گر اس پر روزہ مشقت کا باعث ہو تو وہ روزہ چھوڑ دے اور صحت مند ہونے کے بعد اس کی قضاء دے۔ ۵/ مجنون (پاگل) پر نہ روزہ واجب ہے اور نہ اس کی جانب سے کھانا کھلانا واجب ہے اگر چہ وہ بڑی عمر کا ہی ہو؛ اور اسی کی مانند وہ عقلی خلل والا ہے جو تمیز (پہچان) نہ رکھتا ہو؛ اور سٹھیا جانے والا بڑھا جو تمیز نہ رکھتا ہو۔

۶/ کسی دائمی رکاوٹ کی بنا پر روزہ رکھنے سے جو عاجز ہو جیسے بڑھا اور ایسا مریض جس کے صحت مند ہونے کی امید نہ ہو؛ تو وہ ہر ہر دن کے بدلے کسی مسکین کو کھانا کھلا دے۔ ۷/ حاملہ اور دودھ پلانے والی پر جب اس کے حمل یا دودھ پلانے کی وجہ سے روزہ مشقت کا باعث ہو یا وہ اپنے بچوں کے متعلق خوف کا شکار ہوں تو وہ روزہ چھوڑ دیں اور جب ان پر آسانی ہو اور خوف دور ہو جائے تو وہ روزہ کی قضاء دیں۔ ۸/ حیض والی اور نفاس والی اس حالت میں روزہ نہیں رکھیں گی اور جو روزے ان سے فوت ہوئے ان کی وہ قضاء دیں گی۔ ۹/ کسی معصوم (بے گناہ) کو غرق ہونے یا آگ سے بچانے کی خاطر جو روزہ چھوڑنے پر مجبور ہو تو وہ افطار کر لے تا کہ اسے بچا سکے اور بعد میں اسکی قضاء دے لے۔ ۱۰/ مسافر اگر چاہے تو روزہ رکھ لے اور اگر چاہے تو افطار کر لے اور اس کی قضاء دے لے؛ خواہ اس کا سفر وقتی ہو جیسے عمرہ کا سفر یا دائمی ہو جیسے اجرت پر گاڑیاں چلانے والے اصحاب؛ تو جب تک وہ اپنے شہر سے باہر ہوں تو تب تک اگر وہ چاہیں تو روزہ افطار کر سکتے ہیں۔

روزہ سے متعلقہ احکام: ۱/ نیت: فرض روزہ میں طلوع فجر سے قبل رات ہی میں نیت کرنا واجب ہے؛ اس لئے کہ نبی ﷺ کا فرمان ہے؛ (جس نے فجر سے پہلے روزہ کا ارادہ نہیں کیا تو اس کا کوئی روزہ

نہیں) اور آپ ﷺ نے فرمایا؛ (جس نے رات ہی سے روزہ کی نیت نہیں باندھی تو اس کا کوئی روزہ نہیں) صحیح النسائی؛ اور نیت کا موقع و محل دل ہے اور اس کے الفاظ کا زبان سے اداء کرنا نہ نبی ﷺ سے اور نہ آپ کے صحابہ رضی اللہ عنھم میں سے کسی ایک سے ثابت ہے۔

۲/ روزہ رکھنے کا وقت: اللہ تعالی کا فرمان ہے (وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ) (البقرۃ؛۱۸۷) ترجمہ؛ (اور تم کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ صبح کا سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے ظاہر ہو جائے)؛ فجر (صبح) دو قسم کی ہے: ۱/ صبح کاذب: یہ نہ تو صبح کی نماز کو جائز کرتی ہے اور نہ ہی روزہ دار پے کھانا حرام کرتی ہے؛ یہ وہ سفید روشنی ہے جو بھیڑیے کی دم کی مانند طول میں اوپر کو چڑھتی ہوئی پھیل نے والی ہے۔ ۲/ صبح صادق: یہ وہ صبح ہے جو روزہ دار پے کھانا حرام کرتی ہے اور نماز فجر کو جائز کرتی ہے؛ یہ وہ سرخ روشنی ہے جو گھاٹیوں اور پہاڑوں کے سروں پر عرض میں پھیل نے والی ہے، تو جب مشرق کی طرف سے رات چلی آئے اور مغرب کی طرف سے دن لوٹ جائے اور سورج غروب ہو جائے تو روزہ افطار کر لینا چاہیے؛ آپ ﷺ نے فرمایا؛ (جب یہاں سے رات آ جائے اور وہاں سے دن چلا جائے اور سورج غروب ہو جائے تو روزہ دار یقیناً افطار کر چکا ہے) متفق علیہ؛ اور یہ بات سورج کی تکیہ غروب ہونے کے فوراً بعد ثابت ہو جاتی ہے اگر چہ اس کی روشنی موجود ہی ہو۔ ۳/ سحری کرنا: آپ ﷺ نے فرمایا؛ (ہمارے روزے کو اہل کتاب کے روزے سے ممتاز کرنے والی چیز سحری کا کھانا ہے) رواہ مسلم؛ اور آپ ﷺ نے فرمایا؛ (برکت = نفع کی کثرت = تین چیزوں میں ہے؛ جماعت میں؛ ثرید = شوربہ میں روٹی کے بھیگے ہوئے ٹکرے = میں؛ اور سحری کھانے میں) صحیح رواہ الطبرانی فی الکبیر، اور سحری کی برکت اس قدر واضح ہے کہ اسکا ترک کرنا مناسب ہی نہیں کیونکہ اس میں سنت کی اتباع ہے اور یہ روزے پر تقویت دلاتی ہے؛ اور یہ ایک بابرکت کھانا ہے جیسا کہ رسول ﷺ نے اسے اس نام سے موسوم کیا ہے؛ (بابرکت کھانے کی طرف آؤ) صحیح اُبی داود؛ اور آپ ﷺ نے فرمایا: (سحری بابرکت کھانا ہے تو تم اسے مت چھوڑو اگر چہ تم میں سے کسی کے پاس گھونٹ بھر پانی پینے کا موقع ہی ہو؛ بے شک اللہ اور اسکے فرِشتے سحری کرنے والوں پر درود بھیجتے ہیں) حسن رواہ احمد؛ اور آپ ﷺ نے فرمایا: (مومن کی بہترین سحری کھجوریں ہیں) صحیح ابی داود؛ اور فجر سے ذرا پہلے تک سحری کو مؤخر کرنا آپ کی سنت ہے۔ ۴/ جن چیزوں کا روزہ دار پر ترک کرنا واجب ہے۔ جھوٹ بولنا: آپ ﷺ نے فرمایا: (جس نے جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑا تو اس کے اپنے کھانے اور پینے کو چھوڑ دے نے میں اللہ کی کوئی حاجت نہیں ہے) رواہ البخاری۔ ۲/ فضول گوئی اور فحش گوئی: آپ ﷺ نے فرمایا: (روزہ کھانے اور پینے سے نہیں ہے بلکہ روزہ فضول گوئی اور فحش گوئی سے ہے سو اگر کوئی تجھے گالی دے

یا تجھ سے جھگڑا کرے تو تم کہو کہ میں روزہ دار ہوں میں روزہ دار ہوں) صحیح ابن خزیمہ۔ ۵/ وہ اشیاء جو روزیدار کے لئے جائز ہیں: ۱/ روزیدار کا جنابت میں صبح کرنا: عائشہ رضی اللہ عنھا سے مروی ہے کہ (نبی ﷺ کو فجر پالیا کرتی تھی اور آپ اپنے اہل سے جنابت میں ہوتے پھر غسل کرتے اور روزہ رکھتے) متفق علیہ۔

۲/ روزہ دار کا مسواک کرنا: آپ ﷺ نے فرمایا: (اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میں اپنی امت پر مشقت ڈال دونگا تو میں انہیں ہر وضوء کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دے دیتا) متفق علیہ؛ تو رسول ﷺ نے روزہ دار اور غیر روزہ دار کی تخصیص نہیں کی؛ جس سے اس بات پر دلالت ہے کہ ہر وضوء اور ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنا روزہ دار اور غیر روزہ دار دونوں کے لئے ہے اور یہ حکم عام ہے اور تمام اوقات کے لئے ہے؛ خواہ (مسواک) زوال سے قبل ہو یا بعد میں ہو۔ ۳/ کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا: روزہ دار کلی کرے اور ناک میں پانی چڑھائے لیکن ان دونوں میں مبالغہ کرنے سے اسے منع کر دیا گیا ہے؛ آپ ﷺ نے فرمایا: (اور ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ کر سوائے اس کے کہ تو روزہ دار ہو) صحیح ابی داود۔ ۴/ روزہ دار کا اپنی بیوی سے میل ملاپ اور بوسہ و کنار کر لینا: عائشہ رضی اللہ عنھا سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: (رسول اللہ ﷺ بوسہ و کنار کر لیا کرتے اور آپ روزہ سے ہوتے؛ اور آپ میل ملاپ کر لیا کرتے اور آپ روزہ سے ہوتے؛ لیکن آپ اپنی شہوت پر تم سب سے زیادہ قابو رکھنے والے تھے) متفق علیہ؛ اور یہ نو جوانوں کیلئے مکروہ ہے؛ بڑی عمر والوں کیلئے مکروہ نہیں ہے؛ آپ ﷺ نے فرمایا: (۰۰ بڑی عمر والا اپنے آپ پر قابو رکھتا ہے) صحیح رواہ احمد۔ ۵/ خون ٹسٹ کروانا اور ایسا ٹیکا لگوانا جس کا مقصد غذا پہنچانا نہ ہو: تو یہ روزہ توڑنے والی اشیاء میں سے نہیں ہیں اس لئے کہ یہ نہ تو غذا کا باعث ہیں اور نہ یہ پیٹ تک پہنچ تے ہیں؛ اور دانت نکلوانا روزہ کو نہیں توڑتا۔ ۶/ کھانا چکھنا: یہ حلق میں داخل نہ ہونے کے ساتھ مشروط ہے؛ اور ٹوتھ برش بھی اسی طرح ہی ہے؛ اس لئے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے آیا ہے: (روزہ دار کیلئے سرکہ یا کسی چیز کے چکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے بشرطیکہ وہ اس کے حلق میں داخل نہ ہو) رواہ البخاری۔ ۷/ سرمہ؛ قطرے اور ان کی مانند وہ اشیاء جو آنکھ میں ڈالی جاتی ہیں: یہ اشیاء روزہ کو نہیں توڑتیں خواہ انکا ذائقہ حلق میں پہنچے یا نہ پہنچے؛ امام بخاری اپنی صحیح میں کہتے ہیں؛ (انس؛ حسن اور ابراہیم نے روزہ دار کے سرمہ لگانے میں کوئی حرج نہیں سمجھا)؛

۶/ افطار کرنا: ۱/ افطاری جلد کرنا: نبی ﷺ کی سنت ہے اور اس میں یہود و نصاری کی مخالفت ہے اس لئے کہ وہ تاخیر کرتے ہیں اور انکی اس تاخیر کی کچھ مدت ہے اور وہ ہے ستارے کا ظاہر ہونا؛ آپ ﷺ نے فرمایا ہے: (لوگ ہمیشہ اچھائی پر رہیں گے جب تک وہ افطاری جلدی کرتے رہے)

متفق علیہ؛ اور آپ ﷺ نے فرمایا: (میری امت ہمیشہ میری سنت پر رہے گی جب تک اس نے اپنی افطاری کیلئے ستاروں کا انتظار نہ کیا) صحیح ابن حبان ۔۲/ افطاری نماز مغرب سے قبل ہے: انس رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ انہوں نے کہا: (رسول اللہ ﷺ نماز پڑھنے سے قبل چند تر کھجوروں پر افطاری فرمایا کرتے تھے؛ پھر اگر تر نہ ہوتیں تو خشک پر؛ پھر اگر خشک بھی نہ ہوتیں تو پانی کے چند گھونٹ بھر لیا کرتے تھے) صحیح ابی داود ۔۳/ افطاری کے وقت کیا کہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہے: (روزہ دار کیلئے اپنی افطاری کے وقت ایسی دعا ہے کہ اسے رد (نامنظور) نہیں کیا جاتا) صحیح ابن ماجہ؛ اور آپ ﷺ اپنی افطاری کے وقت یہ دعاء فرمایا کرتے: (پیاس چلی گئی اور رگیں تر ہو گئیں اور اجر ثابت ہو چکا اگر اللہ نے چاہا) صحیح ابی داود ۔۷/

روزہ کو فاسد کرنے والی اشیاء: ۱/ جان بوجھ کر کھانا اور پینا: خواہ وہ فائدہ مند ہو یا نقصان دہ ہو جیسے تمبا کو نوشی؛ مگر جب اس نے ایسا بھول سے یا خطا سے یا جبر سے کیا تو ان شاء اللہ اس پر کچھ نہیں ہے؛ آپ ﷺ نے فرمایا ہے: (جب وہ بھول گیا اور اس نے کھا اور پی لیا تو وہ اپنا روزہ پورا کرلے اس لئے کہ اللہ ہی نے اسے کھلایا اور پلایا ہے) متفق علیہ ۔۲/ جان بوجھ کر قے کرنا: وہ اس طرح سے کہ معدے میں موجود چیز کو منہ کے راستہ سے باہر نکالنا؛ اس لئے کہ آپ ﷺ کا فرمان ہے: (جس کو قے نے کھینچا تو اس پر قضاء نہیں ہے اور جس نے قے کو کھینچا تو وہ قضاء دے) صحیح ابی داود ۔۳/ ہم بستری کرنا: جب روزہ دار نے رمضان کے دن میں ہم بستری کی تو اس پر روزہ واجب ہوگا اور قضاء کے ساتھ ساتھ اس پر سخت کفارہ ہوگا اور وہ ہے گردن آزاد کرنا؛ پھر اگر نہ پائے تو مسلسل دو مہینے روزے رکھنا؛ پھر اگر اس کی طاقت نہ رکھے تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ۔۴/ غذائی ٹیکہ: وہ اس طرح سے کہ کچھ غذائی مواد مریض کو غذائیت پہنچانے کے مقصد سے اسکی آنتڑیوں میں یا خون میں داخل کرنا؛ تو یہ قسم روزہ توڑ دیتی ہے؛ کیونکہ یہ پیٹ میں داخل کرنا ہے ۔۵/ ماہ واری اور ولادت: جب عورت کو دن کے کسی حصہ میں خواہ اس کے شروع میں ہو یا آخر میں یہ خون آجائے تو وہ روزہ چھوڑ دیگی اور قضاء دیگی ۔۶/ منی خارج کرنا: بیداری کی حالت میں مشت زنی سے ہو یا میل ملاپ سے ہو یا بوسہ و کنار سے ہو یا آغوش میں دبا لینے سے ہو یا انہی کی مانند سے؛ اور جہاں تک سونے کے دوران اس کا خارج ہونا ہے تو یہ روزہ کو نہیں توڑتا کیونکہ یہ روزے دار کے اختیار کے بغیر ہے۔

۷/ خون کا ٹیکہ: جیسے کہ روزیدار کا خون کسی وجہ سے ضائع ہو گیا تو اس کے عوض میں اسے خون لگایا جائے ۔۸/ قضاء دینا: بہتر یہ ہے کہ قضاء دینے میں جلدی کی جائے اور تاخیر نہ کی جائے اور پے در پے لگاتار قضاء دینا واجب نہیں ہے؛ اہل علم نے اس پر اجماع کیا ہے کہ جو شخص فوت ہو جائے اور اس کے ذمہ کچھ فوت شدہ نمازیں ہوں تو اس کی طرف سے قضاء نہیں دی جائے گی اور اسی طرح جو

روزے رکھنے سے عاجز ہو تو اس کی زندگی میں اس کی طرف سے روزے نہ رکھے جائیں بلکہ ہر دن کے عوض مسکین کو کھانا کھلا دیا جائے۰۰لیکن جو شخص فوت ہو جائے اور اس کے ذمہ روزے ہوں تو اس کی جانب سے اسکا ولی روزے رکھے اس لئے کہ آپ ﷺ کا فرمان ہے؛ (جو فوت ہو جائے اور اس کے ذمہ روزے ہوں تو اسکی جانب سے اس کا ولی روزے رکھے) متفق علیہ ۔۹/ روزہ رکھنے کے باوجود نماز نہ پڑھنا: جو روزہ رکھے اور نماز نہ پڑھے تو اس نے یقیناً اسلام کے ارکان میں سے توحید کے بعد سب سے اہم ترین رکن چھوڑ دیا اور جب تک وہ نماز کو چھوڑے رکھے گا تب تک اسے اسکا روزہ کچھ فائدہ نہیں دیگا؛ اسلئے کہ نماز دین کا وہ ستون ہے جس پر دین قائم؛ اور نماز چھوڑنے والے پر اس کے کافر ہونے کا حکم لگایا گیا ہے اور کافر کا کوئی عمل قبول نہیں کیا جاتا اسلئے آپ ﷺ کا فرمان ہے؛ (ہمارے اور انکے درمیان جو معاہدہ ہے وہ نماز کا ہے تو جس نے اسکو چھوڑ دیا اس نے یقیناً کفر کیا) صحیح رواہ الامام احمد۔

۱۰/ تراویح: رسول اللہ ﷺ نے رمضان کے قیام کی باجماعت ادائیگی کی سنت کو جاری کیا پھر آپ نے اس کو اس خوف کی بنا پر چھوڑ دیا کہ اسے آپ کی امت پر فرض کر دیا گیا تو وہ اسکے اداء کرنے کی طاقت نہ رکھے گی؛ اس کی رکعات کی تعداد وتر کو نکال کر آٹھ ہے اس لئے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے؛ (نبی ﷺ رمضان اور رمضان کے علاوہ میں گیارہ رکعات سے زائد نہیں کیا کرتے تھے) متفق علیہ؛ اور جب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس سنت کو زندہ کیا تو انہوں نے گیارہ رکعات پر جماعت قائم کی اور انکے زمانے میں لوگوں نے تیئس رکعات پڑھیں اور آپ کے بعد انتالیس رکعات پڑھیں اور عمل تیئس رکعات پر ہے جیسا کہ حرمین شریفین کی نماز ہے اور ائمہ ثلاثہ وغیرہ کا یہی قول ہے؛ اور نماز تراویح کے تعلق سے جس آزمائش میں مسلمان آج مبتلا ہیں وہ ہے قرائت؛ رکوع؛ اور سجود وغیرہ میں جلد بازی کرنا؛ اور یہ نماز میں مخل ہے؛ اسکے خشوع کو ختم کر دیتی ہے اور کبھی بعض حالات میں اسے باطل کر سکتی ہے، واللہ المستعان ۔۱۱/ فطرانہ: یہ فرض ہے اسلئے کہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ ہے کہ (رسول اللہ ﷺ نے لوگوں پر رمضان کا صدقہ فطر فرض کیا ہے) متفق علیہ؛ اور فطرانہ ہر چھوٹے بڑے؛ مرد و عورت؛ آزاد و غلام؛ مسلمان پر واجب ہے؛ اور اسکی مقدار علاقہ کی عام غذا کا ایک صاع ہے بشرطیکہ وہ غذا اسکی اور اسکے اہل و عیال کی ایک دن اور رات کی غذا سے زائد ہو؛ اور فطرانہ میں وہ جنس افضل ہے جو فقراء کیلئے سب سے زیادہ فائدے مند ہو؛ اور اسکے نکالنے کا وقت عید کے دن نماز سے قبل ہے؛ اور اس سے ایک دن یا دو دن قبل نکالنا جائز ہے اور عید والے دن سے اسکی تاخیر جائز نہیں ہے۔

اردو

دعوة
Jubail Da'wah

المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات بالجبيل
Jubail Dawah & Guidance Center

(روزہ رکھنے کا نبوی طریقہ)

صفة صوم النبي ﷺ

إعداد
دار ابن خزيمة

مراجعة: د/ عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن جبرین

ترجمہ
محمد شعیب



Tel. 3625500
Al Rajhi Bank: 1466080 10000219
info@jubail-dawah.org
P.O.BOX : 1580 - JUBAIL 31951